قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | میں بھی اک نورانی چہرہ کے پرستاروں میں ہوں

الفضل

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا (مسیح موعود)

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت بنام مینیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور پنجاب کے پتہ پر ہو

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی ص ۶۵)

جلد ۳	۵ اکتوبر ۱۹۱۵ء	سہ شنبہ	مطابق ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۳۳ھ	نمبر ۴۵

مدینۃ المسیح علیہ السلام

الحمد للہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بخیریت ہیں اور خاندان نبوت پر بھی خدا کا فضل ہے۔

اخویم مکرم میر قاسم علی صاحب و قاضی محمد لطیف صاحب پٹیالہ اور سنور کے دورۂ تبلیغ سے مع الخیر قادیان پہنچ گئے۔ میر صاحب نے حضرت اقدس کی خدمت میں تبلیغی کارگذاری پیش کی اور مکرم حافظ روشن علی صاحب واپس مالیر کوٹلہ تشریف لے گئے ہیں۔

صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت شریف احمد صاحب سلمہما لاہور سے مالیر کوٹلہ تشریف لیگئے ہیں اور شیخ عبد الرحیم صاحب شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی جو آپ کے ہمراہ گئے تھے واپس آگئے ہیں

آمدہ مہمانان میاں عبد الغنی صاحب کنجاہ ضلع گجرات سے حکیم محمد الدین

اخبار احمدیہ

پیغام میں چھپا ہے کہ میر قاسم علی۔ ایک بوٹ فروش مولا بخش کی دوکان پر مسیح موعودؑ کے احمد ہونیکا ثبوت نہ دیسکا۔ اور بہانہ کر کے پسرور چلا گیا۔ یہ بالکل کذب افتراء ہے نہ قاسم علی مباحثہ کرنے گیا نہ بہانہ کر کے پسرور گئے اور نہ جواب سے عاجز رہے۔ باقی رہا مہر کا خطاب سو یہ ہر طرح ذاتی اور صفاتی طور پر آپ ہی کے امیر کی شایان شان ہے عطا کرے تو بلقائے تو۔

ایک شخص نے حضرت کی خدمت میں لکھا کہ فلاں شخص اپنی بیوی کے ساتھ معمولی معمولی باتوں پر ناراض ہو جاتا ہے چونکہ مستورات کمزور دل و ناقص فی الدین ہیں۔ اس لئے وہ اس ناراضگی کو کسی تعویذ وغیرہ کا نتیجہ سمجھ لیتی ہیں۔ حضور نے اس کے جواب میں لکھوایا کہ اس قسم کے تعویذ وغیرہ جو لوگ کرتے ہیں یہ بدعت اور لغو کام ہے۔

اسلام پور (بنگال) سے شیر محمد صاحب لکھتے ہیں۔ کہ یہاں ایک شخص جو بہت مخالف ہے اور ہمیشہ تبلیغ میں سد راہ ہوا کرتا تھا۔ اب وفات مسیحؑ کو تو خوب سمجھ گیا ہے۔ اور حضرت اقدس علیہ السلام کو مجدد اور اولیاء اللہ بھی مانتا ہے صرف آپکو مسیح موعود ماننے میں متردد ہے امید ہے کہ جلدی سمجھ لیگا۔ اس نے حضرت کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی دیکھی الحمد للہ وہ کہتا تھا کہ میں نے بہت کتابیں پڑھیں مگر ایسی بے نظیر کتاب میں نے اپنی عمر بھر نہ دیکھی نہ سنی اللہ تعالیٰ جلد اسے قبول حق کی توفیق دے۔

سید والا ضلع لائلپور سے میاں عبد الحق صاحب لکھتے ہیں کہ مولنا مولوی محمد عبد اللہ صاحب کے ساتھ جو ۳۱۳ اصحاب میں سے ہیں مسائل متنازعہ فیہا میں گفتگو ہوتی رہی اثناء گفتگو میں فرمانے لگے کہ سبز اشتہار میں حضرت نے غیر احمدیوں کو مسلمان کہا ہے جیسا کہ اس عبارت سے ظاہر ہے کہ تیرے تابعدار دوسرے مسلمانوں

باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں طبع ہوا۔

ایک شخص نے حضرت اقدس کی خدمت میں لکھا۔ کہ میں نے آپ کی جماعت میں داخل نہ ہو نیکی بہت کوشش کی لیکن میرا دل سلسلہ کی طرف ایسا جھکا جا رہا ہے جس کا راز میں نہیں سمجھ سکتا لیکن صرف یہی مشکل ہے کہ میں اپنے بھائی کے ساتھ دوکان میں شریک ہوں اور احمدی ہوتے ہی وہ مجھے علیحدہ کر دیگا میں کوئی اور پیشہ نہیں جانتا اس لئے حضور کوئی بات بتلائیں جس سے دلکو تسلی اور اطمینان ہو اور کسی کا ڈر نہ ہو۔ حضور نے اس کے جواب میں لکھوایا کہ عشا کی نماز پڑھنے کے بعد دو رکعت نماز خاص طور پر پڑھیں اور اس میں درد دل سے دعا کریں کہ الٰہی اگر یہ سلسلہ حق پر ہے تو میرے دل میں جو خوف ہے اسکو دور فرما دے اور اس حق کے قبول کرنے کی توفیق عنایت کر اللہ چاہے تو آپ کے دلکو مضبوطی ہوگی۔

ایک غیر احمدی دوست نے حضرت اقدس کیخدمت میں لکھا۔ کہ اس غلام کو کوئی ایسا اسم الٰہی بتائیں جس کے پڑھنے سے دین دنیا کے فائدے حاصل ہوں۔ دل کی کمزوری اور پریشانی دور ہو۔ اور آفات سے بچا رہوں۔ حضور نے اس کے جواب میں لکھوایا کہ اسمار الٰہی قرآن شریف میں سب مذکور ہیں انسان جس مشکل میں ہو وہ مشکل جس اسم سے تعلق رکھتی ہو اس اسم کے ذریعہ سے دعا مانگے اللہ چاہے تو جلد فضل ہو جائیگا۔

سرینگر سے ایک صاحب اپنا خواب لکھتے ہیں کہ میں دار الامان میں ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کچھ تقریر فرما رہے ہیں تو اثنا تقریر میں یخادعون اللہ والذین آمنوا وما یخدعون الا انفسہم وما یشعرون ۔ کا ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو شخص میرے خلیفوں کا منکر ہے وہ ناکام و نامراد رہیگا۔

گھمیانہ ضلع جھنگ سے غلام مصطفٰے خانصاحب لکھتے ہیں۔ کہ میرے فرزند محمد جعفر کے ہاں خدا تعالٰے نے لڑکا دیا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اسے نیک بنائے اور اس کی عمر میں برکت دے خادم دین ہو آمین حضور نے اس کا نام محمد عبد اللہ رکھا۔

بصیر پور سے برادر محمد اسمٰعیل صاحب سٹیشن ماسٹر لکھتے ہیں کہ بے تریان خدا تعالےٰ نے لڑکا دیا ہوا ہے جسکی عمر اسی وقت سوا سال کے قریب ہے میں انشاء اللہ اسکو دین کی خدمت کے لئے مدرسہ احمدیہ میں داخل کر دونگا خدا تعالیٰ توفیق دے آمین۔

درخواست دعا۔ سلطان احمد کاتب الفضل کے برادر مکرم محمد سردار خان ڈیزیری ڈاکٹر بیمار ہیں احباب تہ دل سے دعا فرما دیں اللہ تعالےٰ انکو صحت بخشے آمین

خلاصہ واقعات جنگ

پیرس کا مراسلہ سرکاری مورخہ ۳۰ ستمبر مظہر ہے کہ ریپونٹ سے جانب جنوب جو جرمن آمد و رفت اور نامہ و پیام کے راستوں کے درمیان واقع ہے۔ فرانسیسیوں نے غنیم کے اول مورچوں کی تسخیر مکمل کر لی ہے۔ اور فرنچ طیاروں نے باوجود خرابیٔ موسم کے جرمن خطوط آمد و رفت پر خوب گولہ باری کی۔ بعض مقامات میں ریلوے پٹڑی بھی پھینکے گئے۔

یکم اکتوبر کے ایک اور فرنچ مراسلہ سے پایا جاتا ہے کہ بلجیم میں غنیم کے ساحلی توپخانوں کے بالمقابل فرانس کی بھاری توپوں کو برطانی بیڑے نے بھی خوب مدد دی۔

تحقیق ہو گیا ہے کہ ۲۵ ستمبر سے اب تک صرف ایک مقام شامپین پر دشمن کی ۱۲۱ بھاری اور میدانی توپیں گرفتار کی گئیں۔

آرٹائس میں فی الحال کوئی اہم لڑائی نہیں ہوئی۔

لنگورٹ طیاروں کے ایک دستہ نے ۲۷ بم پھینکے اور صحیح سلامت واپس آ گئے۔

فرنچ محاذ پر اسوقت دس لاکھ مرد ان نبرد مصروف پیکار ہیں۔ جنرل جافرے نے ایک آرمی آرڈر میں اپنی جمعیت کو اس طرح مخاطب کیا ہے۔ دیکھو اب ہماری طرف سے جارحانہ کارروائی ہونیوالی ہے۔ پس معرکہ میں کو یاد رکھو اور یا تو فتحمند رہنا یا جانیں دیدینا“۔

جرمنوں کے تمام جوابی حملے پسپا کر دئے گئے اور آرٹس میں افواج متحدہ اب اور بھی آگے بڑھ گئی ہیں۔

ایمسٹرڈم کا ایک پیام برقی مظہر ہے کہ وہاں جو جرمن مغربی محاذ سے آئے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ غنیم کے اخبارات کا لہجہ اب بدل گیا ہے وہ مانتے ہیں کہ افواج متحدہ کی جدید جنگی کارروائی نہایت شدید اور اہم ہے جو صریحاً فیصلہ کن معلوم ہوتی ہے۔

ایک جرمن اخبار لکھتا ہے کہ افواج متحدہ جس انتھک مستعدی و سختی سے روز مرہ بار بار حملے کر رہی ہیں۔ اس سے یہ ماننا پڑتا ہے کہ پہلے یہ زور شور کبھی دیکھنے میں نہیں آیا۔

شملہ کی تازہ اطلاعوں سے پایا جاتا ہے کہ مغربی محاذ میں اب ہماری سپاہ کو بڑی بھاری فتوحات حاصل ہو رہی ہیں اور دشمن کے تین آدمی کور کا صفایا ہو چکا ہے۔ جہاں غنیم ایک وسیع محاذ پر نہ صرف اپنے مورچے چھوڑ چھوڑ کر بھاگ گیا۔ جو خندقوں کے ذریعے نہایت مستحکم کئے گئے تھے بلکہ اسنے نقصان کثیر بھی اٹھایا۔ اسیران حرب کی تعداد ۲۳ ہزار بیان کی گئی ہے۔ ۷۹ توپیں بھی گرفتار ہوئیں

عراق عرب میں افواج برطانیہ کو فتح حاصل ہوئی اور دشمن بغداد کی طرف بھاگ گیا۔ اسپر عوام الناس نے باآواز بلند نعرہائے شادمانی بلند کئے۔

مشرقی محاذ پر روسیوں نے اپنے مورچوں پر قبضہ رکھا اور جرمن رسالہ اب ویلکا سے جانب مشرق ہٹتا جاتا ہے اور روسی قصبہ کے مغرب کی طرف بڑھتے آتے ہیں۔

سرویا پر دشمن نے ہوائی حملے ہوکے کی خبریں آ رہی ہیں۔ اور وہ دریائے ڈرینا کو عبور کرنے کی عبث کوشش کر رہا ہے۔

ٹرکی میں آرمینیا والوں پر جو مظالم ہوئے انکے متعلق امریکہ خواہشمند معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی اس معاملہ میں مداخلت اور ترکوں سے باز پرس کرے۔

لندن کا ایک تازہ تار مظہر ہے کہ آسٹریا کے پاس ذخائر حرب کا توڑا پڑ گیا ہے اور اب اسکو جرمنی سے بہت سا گولہ بارود پہنچا ہے۔

جرمنی کے ایک کارخانہ اسلحہ سازی میں ۲۸ تاریخکو خطرناک حادثہ ہوا جس میں ۲۴۲ کاریگر اڑ گئے۔

غنیم کے ایک مقام پر جہاں کارخانہ فولاد کے علاوہ جرمن جنگی ریلوے کا سٹیشن بھی تھا۔ ۲۱۔ اتحادی طیاروں نے تاخت کی اور فائر کئے۔

پیرس کا ایک غیر سرکاری تخمینہ ہے کہ سوشینز و شامپین کے معرکوں میں ۵۰۰ ۳ سے اوپر جرمن افسر اور ۲۵ ہزار جوان گرفتار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۵ر اکتوبر سنہ ۱۹۱۵ء

ترقی اسلام معمولی کام نہیں

گذشتہ اشاعت کے لیڈنگ آرٹیکل میں ہم سب سے بڑی ضرورت کی طرف جو اس وقت ہماری جماعت کو درپیش ہے توجہ دلا چکے ہیں۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ احمدیوں کے واسطے فی الحال اور کوئی کام اتنا ضروری اور مستحق امداد نہ ہوگا جتنا اپنی صدر انجمن کے کاروبار کو ہر پہلو سے تقویت پہنچانا اور صیغہ ترقی اسلام کی خدمات کو پوری پوری سعی و ہمت اور جوش و اخلاص سے انجام دینا۔ اب ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ صیغہ مذکورہ کیوں اس قدر اہم اور مقدم قرار دیا گیا ہے؟ احباب یہ نہ سمجھیں کہ ہماری معروضات محض طبع آزمائی و آمد سخن ہے یا بطور مبالغہ اس پر اتنا زور دیا جاتا ہے انتظامی سہولیت کا معاملہ یا حال تک کا عمل درآمد تو ایک علیحدہ بات ہے ہم اسمیں کسی مداخلت یا تغیر و انقلاب کی ضرورت نہیں پیش کرتے لیکن اگر اصولاً دیکھا جائے تو سلسلہ حقہ کے سارے ہی کاروبار مع متعلقات صدر انجمن کے ایک ہی پاک اور مہتم بالشان غرض پر مبنی ہیں اور وہ بجز ترقی اسلام یا بالفاظ دیگر اشاعت احمدیت کے کوئی دوسرا کام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ تبلیغ حق کی خدمت کو اس کا سب سے اعلیٰ شعبہ قرار دیکر تراجم و اشاعت قرآن تصنیف کتب و رسائل۔ تعلیم اطفال۔ تیاری مبلغین۔ مدارات مہمانان جملہ دفاتر متعلقہ۔ مباحثات۔ جلسے۔ اطلاعات ضروری کی اشاعت۔ دستگیری ضعفاء۔ تمام عملوں کی انتظامی و مالی نگرانی وغیرہ وغیرہ ساری شاخیں اسی ایک مقصد اعظم کے ماتحت ہو سکتی ہیں جس کا مبارک نام ترقی اسلام ہے۔ کیا سلسلہ عالیہ احمدیہ کا اصل مقصد بجز اس کے کچھ اور ہے؟ کہ خدا تعالیٰ کا پیارا دین اس دنیا میں چار سو پھیل جائے جو ایک مدت سے طرح طرح کے مکروہ عقائد و اعمال میں مبتلا ہو کر خدا سے دور چلی جا رہی ہے یہی حالت جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اولیٰ کے وقت صفحۂ ہستی پر رونما ہوئی تھی تو کیا خدا تعالےٰ نے اپنے پاک مذہب کو جہاں بھر میں پھیلانے کی غرض سے یہ نہیں فرمایا کہ میں نے بنی نوع انسان کے لئے فلاح و نجات کی راہیں کھول دی ہیں۔ دین حق انہی راہوں پر چلانے کے واسطے وضع ہوا ہے۔ میں نے اسے ہر طرح کامل کر دیا ہے اور میں اسی پر راضی ہوں (الیوم اکملت الآیہ) اور اے مسلمانو تم اس کی خدمت و اشاعت کے ذمہ دار ہو۔ (ولتکن منکم الآیہ) پھر اب جبکہ آنحضرت کے بعث آخر کا زمانہ ہے جو اس دین متین کی تکمیل اشاعت کیلئے مقدر تھا۔ اور کون مدعا تبلیغ و اشاعت احمدیت کی اغراض سے بڑھکر اور جماعت احمدیہ کی مجموعی سعی و توجہ کا مستحق ہو سکتا ہے؟ یقیناً کوئی نہیں دنیا کے پردہ پر صدہا مذاہب باطلہ نے خدا کی مخلوق کو کھا نہیں کروڑوں بلکہ اربوں مخلوق کو گمراہی و ہلاکت کے خطرناک راستوں پر ڈال رکھا ہے۔ کیا انہیں سلامتی و نجات کی راہ پر لانیکے لئے اب کوئی اور نیا دین منجانب اللہ پیدا ہونا ہے؟ حاشا و کلا پھر حیف ہوگا اگر حاملان اسلام ہاں وہ قوم جو الحمد للہ کہ آج حقیقی اسلام کی وارث اصلی ہے۔ خدا تعالےٰ کے منشا سے غافل رہے۔

بعض دیگر ادیان کے حامیوں نے اپنی دولت۔ اپنی جانیں اپنی کوششیں اور تمام تر تدابیر نہایت عالی حوصلگی اور جوش و اخلاص کے ساتھ اس کام کے لئے وقف کر دی ہیں کہ کسی طرح انکا مذہب غیر اقوام میں فروغ و اشاعت پائے مسیحی مشنون کی سرگرم مساعی۔ ان کی مالی قربانیاں اور نہایت وسیع و حیرتناک پیمانہ پر ان کی کارگزاریاں سنکر عقل دنگ ہوتی ہے سنین ماضیہ کی مشنری رپورٹیں ان کالموں میں وقتاً فوقتاً ناظرین کرام کے گوش گزار ہوتی رہی ہیں اگر ان سے دفتر پارینہ سمجھکر قطع نظر کریں تب بھی جو عظیم الشان سکیم فی الحال مسیحی مبلغین کے زیر غور ہے ہمارے لئے کچھ کم سبق آموز تازیانہ نہیں ہے جیسا کہ الفضل کی کسی گزشتہ اشاعت میں مفصل ذکر آچکا ہے۔

پس اگر ہماری جماعت بھی مقصد ترقی اسلام کی واجبی اہمیت کو سمجھے تو اس کا کاروبار بہت بڑے شاندار پیمانہ پر جاری ہو سکتا ہے۔ اس وقت ہمارے چند مبلغ ممالک غیر میں کام کر رہے ہیں اور ان سے کچھ زیادہ تعداد ایسی ہے جو اندرون ہند کے مختلف حصص میں وقتاً فوقتاً مدینۃ المسیح سے بطور وفد بھیجے جا کر اس اہم خدمت کو انجام دیتے ہیں۔ ہاں ایک قلیل تعداد ایسی بھی ہے جو بعض اضلاع میں مستقل طور پر ایک معمولی رفتار سے کام کر رہے ہیں۔ گو الحمد للہ کہ جماعت کی موجودہ تعداد اور مالی حالت کے لحاظ سے یہ تحریک اور سرگرمی بھی بظاہر فی الجملہ تسلی بخش سمجھی جا سکتی ہے۔ لیکن جس سلسلہ کے سامنے خدمت مفوضہ کا ایک پہاڑ نظر آتا ہو اور جسے ایک دنیا کے مذاہب و اقوام پر حجت حق تمام کرنی ہو اس کی یہ کچھ عملی مستعدی اور رفتار ترقی ہرگز قابل فخر کیا موجب طمانیت بھی نہیں ہو سکتی۔

جو بزرگان دین دارالامان سے تبلیغی اغراض یا جلسوں اور مباحثوں میں شریک ہونیکو مقامی جماعتوں کی دعوت پر حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے جہاں تہاں تشریف لیجاتے ہیں ان کی نسبت تمام جماعت کو علم ہونا چاہیئے کہ وہ یہاں بھی مختلف اہم دینی کاموں پر مامور ہیں اور جب انہیں باہر جانا پڑتا ہے تو ان کی معمولی خدمات کا ضرور کسی نہ کسی حد تک حرج ہوتا ہے۔ اگر جماعت سعی تبلیغ کر کے صیغہ ترقی اسلام کے فنڈ کو ایسے پیمانہ پر پہنچا دے کہ اپنی ایک ہی اہم خدمت کیلئے مخصوص مبلغ اسی درجہ کے قابل رکھے جا سکیں جیسے علماء و مناظرین کی اطراف ملک میں آئے دن ضرورت پیدا ہوتی رہتی ہے تو یہاں کے کاموں میں بھی حرج واقع نہ ہونے پائے اور بیرونجات میں بھی سلسلہ تبلیغ مستقل طور پر جاری ہو سکے۔ ترجمۃ القرآن کا کام ایک نہایت ہی اہم اور سب سے مقدم کام ہے جو اسی صیغہ (ترقی اسلام) کے سپرد ہے اور حضرت خلیفہ برحق ایدہ اللہ بنفس نفیس اس میں شامل ہوتے ہیں۔ مگر اس کی رفتار بھی ہم دیکھتے ہیں کہ چنداں اطمینان بخش نہیں۔ علیٰ ہذا مختلف بانوں میں تبلیغی اشتہارات رسالوں وغیرہ کا کثرت سے تصنیف و تالیف اور تقسیم ہونا بھی بڑا بھاری شعبہ ہے۔ اور یہ سب اغراض اس وقت جماعت کی غیر معمولی مستعدی و سرگرمی اور مالی قربانی کو چاہتے ہیں ہمارے بھائیوں کا ان سے غافل رہنا ایسا ہی ہوگا جیسے ایک سست اور نکمے غلام کا اپنے آقا سے خوشنودی و انعام

تبدیلی عقیدہ کی ذمہ واری مولوی محمد علیصاحب پر

مولوی فاضل محمد اسمعیل صاحب نے ایک رسالہ لکھکر ریویو کے حوالوں کی بناپر ثابت کیا تھا۔ کہ مولوی محمد علیصاحب نے اپنے عقائد کو تبدیل کیا ہے نہ کہ ہم نے اس کے جواب میں ایک بیس ۲۰ صفحے کا رسالہ مولوی محمد علیصاحب کیطرف سے شائع ہوا ہے۔ جس کے بارے میں اس کے ساتھیوں نے کئی دن سے شور مچار کھا تھا کہ بڑا زبردست اور نہایت لطیف جواب ہے اس جواب کی حقیقت سنئے کہ کچھ حصہ اس میں گالیوں کا ہے۔ مثلاً آپ فرماتے ہیں۔

۱۔ ان سیاہ باطن ظالمون نے اتنا بھی نہ دیکھا۔

۲۔ یہ گروہ (مبایعین) انکا جانشین ہے جو شرّ من فی الارض تھے۔

۳۔ ان کو رباطنون کو۔

۴۔ کیا میں آپکو حضرت عیسٰی علیہ السلام کے الفاظ میں مخاطب کردن یا ان الفاظ میں جن میں مسیح موعود (ع) نے فرقہ مولویاں کو مخاطب کیا یعنی تم (مبایعین) اے سانپ سانپون کے بچے۔ حرامکار ریاکار ہو۔ اور بد ذات ہو

۵۔ میر قاسم علی جس نے فحش گوئی دریدہ دہنی بحیائی میں اول نمبر حاصل کیا ہے۔

۶۔ تلبیس سے کام لینے والے۔

۷۔ ان باتوں سے انکار کرنا ان کی سیاہ دلی کا موجب نہیں بلکہ قریب ہے کہ اس انکار پر اصرار کرکے ان کے دل سیاہ ہو جائیں اور خدا کی لعنت کے نیچے آجائیں اور کفرتم بعد ایمانکم کا مصداق ثابت ہون۔

۸۔ مولوی سرور شاہ صاحب کے پیارمین فرماتے ہیں۔ یہ دین اسلام کے رکن ہیں۔ جیسے کسی وقت انکو ضرورت پڑتی ہے ویسے ہی ان کا مذہب بھی بدلتا رہتا ہے اس **رکابی مذہب کا نقشہ۔**

۹۔ مفتی محمد صادق صاحب کو ایک تھیٹریکل کمپنی کے ایکٹر کی حیثیت میں پیش کیا ہے۔

۱۰۔ لکھتے ہیں ہمارا گناہ بہت بڑا ہے کیونکہ ہم نے مقبرہ بہشتی میں جانیکے لئے دوزخ کو مول نہیں لیا۔ یعنی مولوی محمد علیصاحب کی ایمانی حالت اب یہ رہ گئی ہے کہ وہ مقبرہ بہشتی کو ایک انسان کی کارروائی سمجھتے ہیں اس لئے ان کے نزدیک اب اس میں دوزخی بھی دفن ہو سکتے ہیں۔ اور مسیح موعود کی دعائیں سب اکارت گئیں۔

۱۱۔ آپ (مبایعین) نِرے منافق ہی نہیں بلکہ ساتھ ہی لوگوں کو خطرناک دہوکہ دینے والے ہو۔

برادران ملت! یہ ہے وہ نیا علم کلام جو خواجہ صاحب کی صحبت اور اپنے خسر کی قربت میں دانہ کے شیرین کلام بزرگوں کے جوار میں رہ کر مولوی محمد علیصاحب نے حاصل کیا ہے۔ اگر کسی امر کے ثبوت کیلئے یہ کوئی زبردست دلائل ہو سکتے ہیں۔ اور غیر مبائعین کے نزدیک ہیں بھی۔ تو میں علی الاعلان اپنی کمزوری اور شکست کا اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں اس ذات ستودہ صفات کا مرید ہوں جس نے فرمایا ہے۔ اور کیا خوب فرمایا ہے ؎

گالیاں سنکے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہمنے

لیکن اگر یہ سب کچھ خبث باطن کی دلیل ہے تو یہ سوال کرنے کا بھی حق حاصل ہے کہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کے دلائل کو آپنے رد کیا؟ انہوں نے تو آپ کی تحریر سے یہ ثابت کیا کہ آپ مسیح موعود (ع) کو ایسا ہی نبی ایسا ہی رسول مانتے تھے جیسا کہ تمام انبیاء علیہم السلام کو اس کے جواب میں کبھی تو آپ یہ کہتے ہیں کہ اسوقت میرے پاس ریویو آف ریلجنز نہیں (دا توی میرہ فروش بھی حلف اٹھا دے کہ اس کے پاس بھی نہیں) اور کبھی آپ فرماتے ہیں مجھے فرصت نہیں نومبر میں جواب لکھوں گا۔ (اور دسمبر کے ایام میں اپنے چند لفنگوں کے ذریعے ریلوے سٹیشنوں پر تقسیم کراکے یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کی پیشگوئی کو پورا کر دیگا۔ اور ابرہہ کی مانند یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کے زبردست نشان کو مٹانا چاہونگا) اور کبھی ارشاد ہوتا ہے صرف **دس حوالے ہی دیئے** ہیں (مرد آدمی کا تو ایک ہی اقرار کافی ہوتا ہے مگر جنہیں بار بار فسخ عہد اور بیعت کی عادت ہو ان کے لئے شائد بیس تیس بار اقرار ہونا چاہیئے) جو **اتفاقی** طور سے لکھے گئے (تعجب ہے کہ یہی الفاظ نبی و رسول دیگر مجددین میں سے کسی مجدد کے حق میں لکھنے کا اتفاق نہ ہوا) کیا یہ عذرات بار دہ ثابت نہیں کرتے کہ حق اس قدر غالب ہے کہ اب اس کا جواب کچھ بن نہیں پڑتا۔ اور جو جواب (جیسے جواب کہنا شرم کی بات ہی) دیا ہے وہ یہی کہ جس طرح ایک مقنن قانون بنانے سے پہلے اپنی اصطلاحات کو بیان کر دیتا ہے اسی طرح میں بتا چکا ہوں کہ **نبی و رسول** سے مراد (یہ سوال ابھی حل طلب ہے کہ کل انبیاء کے حق میں یا صرف مسیح موعود (ع) کے لئے کیونکہ دیگر مجددین کو تو اپنی تحریر میں کبھی نبی کہا نہیں نہ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کو نہ شیخ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو) ناقص اور جزئی یا بالفاظ دیگر نقلی اور جعلی نبی ہے۔ پس مسیح موعود (ع) کو نبی کہنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ میں انکو فی الواقع اور فی الحقیقت نبی مانتا تھا۔ مگر اس بات کا کیا ثبوت ہے، کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یا دیگر انبیاء علیہم السلام کے نام کے ساتھ آپ نبی یا رسول کا لفظ استعمال کرتے تھے تو اس سے مراد ناقص یا نقلی نبی نہیں ہوتی تھی) میں تعجب کرتا ہوں کہ مولوی محمد علیصاحب کیسے بھولے بنکر اصل مطالبہ کو ٹالنا اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کی تحریر کی وقعت کو کم کرنا چاہتے ہیں۔ مولوی صاحب! خدا کے لئے آپ ایک دفعہ پھر وہ رسالہ مطالعہ فرما دیں اس میں آپ کو مسیح موعود کی نبوت کا قائل ثابت کرنے کے لئے ہرگز صرف یہ دلیل نہیں دیگئی کہ آپ انہیں نبی یا رسول لکھتے ہیں۔ بلکہ دلیل تو یہ دی گئی کہ آپ انہیں محدثین و مجددین و دیگر اولیاء اللہ میں نہیں بلکہ **انبیاء کے گروہ میں کا ایک** پیش کرتے رہے ہیں۔ مثلاً دیکھئے یہی حوالہ۔ جو جلد ۵ نمبر ۱۱ سے پیش کیا گیا ہے آپ (محمد علی) خواجہ غلام الثقلین کو مخاطب کرکے لکھتے ہیں۔

بحث تو یہ تھی کہ سچے اور جھوٹے **مدعی نبوت** میں امتیازی نشان قرآن کریم نے کیا قرار دیا ہے اب خواجہ غلام الثقلین خود ہی بتائیں کہ ان پیش کردہ امور میں سے سوا رمیتریے کے + + + باقی مدعی نبوت کون کون ہیں کیا شیطان مدعی

نبوت ہے کیا نبی اسرائیل کے شیر خوار لڑکے مدعی نبوت تھے؟ کیا خلفاء اربعہ اور سبطین مدعی نبوت تھے؟ اگر نہیں تو ان باتوں کو امر زیر بحث سے کیا تعلق ہے"

دیکھئے یہاں آپ نے مسیح موعودؑ کو مدعی نبوت ٹھہرایا ہے (چنانچہ آپ اسی کے ساتھ لکھتے ہیں صفحہ ۲۳۱ آپ (خواجہ غلام الثقلین) ایک مدعی نبوت کے خلاف میدان میں نکلے تھے) اور خلفاء اربعہ یعنی حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ۔ اور حضرت امام حسنینؓ کو غیر مدعی نبوت تسلیم کیا ہے اب اگر آپ کی مراد نبوت سے نبوت جزئی و نبوت ناقصہ تھی۔ تو یہ نبوت ناقصہ تو حضرت عمرؓ میں بالخصوص پائی جاتی تھی (جیسا کہ آپکے مرشد و ہادی میر عیسٰی اور آپکے سکرٹری مرزا یعقوب بیگ صاحب اور آپکے حریف دوست راست خواجہ کمال الدین صاحب نے اپنی تحریر میں بارہا تسلیم کیا ہے۔ اور زبان سے تسلیم نہ بھی کریں تو بھی جب کہ حضرت عمرؓ امت محمدیہ کے عظیم الشان محدث ہیں۔ اور احادیث صحیحہ میں اس کا ثبوت موجود ہے اور آپکے نزدیک ہر ایک محدث جزوی نبی ہے تو حضرت عمرؓ لامحالہ جزوی نبی آپ کو ماننے پڑینگے) پس آپکا اس صورت میں یہ کہنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب تو مدعی نبوت ہیں اور حضرت عمرؓ نہیں۔ جبکہ نبوت دونوں کی جزوی اور ناقصہ ہی مراد تھی اور دونوں میں اس ناقصہ نبوت کا پایا جانا آپ کو مسلم بھی ہے کیا یہی حوالہ آپ کا پول کھولنے کے لئے کافی نہیں کہ آپ جس نبوت کے حضرت مرزا صاحب کے بارے میں قائل تھے دیگر مجددین و محدثین میں اس نبوۃ کے پایا جانے کے قائل نہ تھے۔

پھر آپ جلد ۶ نمبر ۳ میں لکھتے ہیں کہ قرآن شریف سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اظہار علی الغیب کو اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور رسول کے لئے مخصوص کرتا ہے یعنی کثرت سے غیب کی اطلاع دینا۔ پھر آپ لکھتے ہیں۔ " تمام دنیا کو تلاش کرو تاریخ کے ورقوں کو ایک ایک کر کے الٹ ڈالو۔ مگر ان سب باتوں کا مجموعہ سوائے خدا کے برگزیدہ نبیوں کے ہرگز کہیں نہیں پاؤ گے + + + اس سے بڑھکر اور کوئی ثبوت کسی کی صداقت کا نہیں ہو سکتا اور اگر یہ ثبوت کافی نہیں تو پھر کسی کی نبوت ثابت نہیں ہو سکیگی۔ دیکھئے اس حوالہ میں آپنے تسلیم کیا ہے کہ کثرت سے غیب کی اطلاع سوا برگزیدہ نبیوں کے اور کسی کو نہیں ہو سکتی۔ آپ ہی ایمان سے کہیئے۔ کہ برگزیدہ نبیوں سے آپ کی کیا مراد تھی جزوی یا کامل۔ اگر جزوی تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی جزوی نبی ہوئے اور اگر کامل تو پھر جب یہ نشان صرف کامل نبیوں ہی کا ہے تو مسیح موعود اس کا مصداق ہونے کی صورت میں کیوں کامل نبی نہیں۔ ایک طرف آپ لکھتے ہیں کہ اگر یہ ثبوت کافی نہیں تو پھر کسی نبی کی نبوت ثابت نہیں ہو سکیگی دوسری طرف اب آپ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نبی نہیں تھے۔

غرض اسی طرح آپ ہر ایک حوالہ کو غور سے ملاحظہ کریں صرف یہی نہیں دکھایا گیا کہ آپنے اپنی تحریروں میں حضرت مرزا صاحب کو نبی اور رسول کہا ہے۔ بلکہ یہ بھی کہ آپنے انکو زمرۂ انبیاء میں شمار کیا اب اگر پچھلے انبیاء کامل تھے اور فی الواقعہ وہ حقیقت نبی تھے تو مسیح موعودؑ بھی آپکے نزدیک اس وقت کامل اور فی الحقیقۃ ہی نبی تھے۔

باقی رہا یہ کہ پھر حضرت مسیح موعودؑ نے کیوں ایک طرف اپنے آپکو نبی لکھا۔ دوسری طرف کہا۔ کہ مدعی نبوت کو کاذب و کافر جانتا ہوں ایسے تمام حوالوں کا جواب (جو دین الحق میں جمع کیے گئے ہیں) میں ایک مستقل مضمون میں دے چکا ہوں۔ اور خود حضرت اقدس نے ایک غلطی کے ازالہ میں ایک اصل ہمیں بتا دیا ہے جو یہ ہے کہ

"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پاکر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے"

پس جب حضور الانور فرماتے ہیں میں نبی نہیں تو اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ آپ صاحب شریعت اور براہ راست رسول نہیں اور وحی رسالت ختم ہونے سے بھی یہی مراد ہے کہ شریعت کی وحی نہیں آئیگی۔ ہاں آپ ایسے ہی نبی ہیں جیسے دیگر انبیاء۔ اسی لئے آپنے لاہور ہی میں بیان فرمایا کہ۔

"خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک کلام پاکر جو غیب پر مشتمل زبردست پیشگوئیاں ہوں مخلوق خدا کو پہنچانے والا **اسلامی اصطلاح** میں نبی کہلاتا ہے۔" حجۃ اللہ صفحہ ۲۔

پس حضرت اقدس نے اپنے آپکو اسلامی اصطلاح میں نبی پیش کیا ہے اور بڑے زور سے پیش کیا ہے یہ جواب ہے آپکے اس سوال کا کہ حضرت صاحب نے کہاں کہا کہ میں اسلامی (شرعی) کے مطابق نبی ہوں۔

پھر حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ پر آپنے جو کچھ فرمایا اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ ایک شخص بھی امت محمدیہ میں ایسا نہیں گزرا جس میں وہ شرط پائی جاتی ہو جو نبوت کے لئے ضروری ہے۔ اور اس میں صرف میں ہی فرد مخصوص ہوں۔ یعنی یہ ظاہر کر دیا کہ میری نبوۃ اگلے مجددین سی نبوت نہیں مولوی محمد علی صاحب سے بارہا یہ مطالبہ کیا گیا کہ اگر مسیح موعودؑ کی نبوت اگلے مجددین سی نبوت تھی تو آپنے یہ کیوں فرمایا کہ نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی فرد مخصوص ہوں اور دیگر صلحاء امت میں یہ شرط نہیں پائی جاتی جو نبوت کے لئے ضروری ہے۔ اس کا کوئی جواب نہیں دیتے۔ لہذا ہر دو اقوال (۱۔ میں مدعی نبوت کو کاذب سمجھتا ہوں (۲) میں نبی اور رسول ہوں) میں تطبیق کی یہ صورت نہیں کہ آپ کی نبوت کو ناقص نبوت ٹھہرایا جائے بلکہ یہ ہے کہ آپ شریعت والے اور براہ راست نبی نہیں تھے۔ ہاں بلحاظ نفس نبوت ویسے ہی نبی تھے جیسے انبیاء سابق علیہم السلام۔ جبھی تو آپنے تجلیات الٰہیہ میں فرمایا بغیر شریعت والا نبی نہیں آسکتا۔ بغیر شریعت کے آسکتا ہے۔ اگر بغیر شریعت کے کامل نبی نہیں آسکتا تھا۔ تو آپنے یہ کیوں نہ کہ دیا۔ کہ شریعت والا نبی آسکتا ہے نہ بغیر شریعت کے ہاں ناقص نبی آسکتا ہے۔ پس یہ زبردست ثبوت ہے اس بات کا کہ ہمارا ہی مذہب حق ہے۔ اور آپنے جو کچھ لکھا ہے وہ باطل۔

مولوی صاحب! گالیاں دینے اور ہمیں کور باطن سیاہ باطن اشر من فی الارض سانپ۔ اور سانپکے بچے حرامکا بدذات۔ رکابی مذہب۔ بھتیر کا ایکٹر یا مسیح موعودؑ کے مقبرہ بہشتی کو دوزخ کی راہ اور پکے منافق اور کافر کہدینے سے یہ ثابت نہیں ہوسکتا کہ آپنے جو ریویو میں اپنا عقیدہ ظاہر کیا وہی عقیدہ آپ کا اب ہے اسی طرح مولانا محمد احسن۔ مولانا سرور شاہ مفتی محمد صادق صاحبان کی تحریروں کو غلط طور پر پیش کرنے سے آپ پر ہماری قائم کردہ حجت ملزمہ نہیں اٹھ سکتی۔ سنئیے مولانا محمد احسن نے اگر مسیح موعودؑ کو جزوی نبی کہا ہے تو ساتھ ہی یہ فرماکر کہ

"مبشرات کی پیشگوئیاں واسطے تائید اسلام کے نبوت ہی کے ذریعہ سے دی جائیگی اور یہی نبوۃ غیر تشریعی ہے یا نبوت جزوی ہی" (تشحیذ اکتوبر ۱۹۱۳ء)

بتادیا ہے کہ جو نبی بغیر شریعت کے ہو وہ جزوی نبی کہلاتا ہے۔ (ہلکل ان سیصطلح ہا میں اس جزوی سے مراد ناقص نبی نہیں ورنہ ماننا پڑیگا کہ مولانا محمد احسن کے نزدیک اگلے انبیاء میں سے بھی کوئی نبی جو شریعت نہیں لائے۔ ناقص نبی تھے۔ وہذا باطل۔

مولانا سرور شاہ کا آپنے ایک فقرہ پیش کیا ہے۔ بدر ۱۶ فروری ۱۹۱۱ء سے کہ "اس رنگ میں میرے نزدیک تمام مجددین سابق مختلف مدارج کے انبیاء گذرے ہیں" مگر مولانا کے شاگرد ہوکر یہ ناخلفی اور عقوق انکی گالیاں بھی دیتے ہیں ان کی ہنسی بھی اڑاتے ہیں بھلا لیکہ ان کی بات سمجھنے کا ملکہ بھی نہیں۔ عالم کی بات وہی سمجھ سکتا ہے جسے کچھ علم سے بہرہ ہو کیا آپنے اسی مضمون میں یہ فقرات نہیں پڑھے۔

"حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے تابع فرمان بندوں میں سے بعض کا منصب نبوت پالینا میرے خیال میں اہل اسلام کے لئے باعث فخر ہے مقام اعتراض نہیں۔

۲۔ خاتم النبیین کا منصب آپکے تبع میں نبوت کے ظہور کا منافی نہیں"

اب غور کرو اگر مولانا شاہ صاحب کا یہ عقیدہ تھا کہ آنحضرت صلعم کے بعد ناقص نبی آسکتے ہیں۔ تو پھر اتنی لمبی چوڑی تمہید اور تشریح کی کیا ضرورت تھی۔ کیونکہ اس کا تو خصم بھی قائل ہے۔ چنانچہ اسی کے مسلمات کی بنا پر آپنے اسے قائل کیا کہ لغوی معنوں کے رو سے تو تمام مجددین میں جزوی نبوت تم بھی مانتے ہو جس سے کم از کم یہ تو ثابت ہو گیا کہ نبوت کا دروازہ بند نہیں۔ اب اگر ایک کامل نبی آگیا اور وہ مرتبہ نبوت پر فائز ہے جیسا کہ آپنے اسی مضمون میں شمس و قمر کی مثال دیکر ظاہر کر دیا کہ ایسا وجود جو کامل طور سے نور نبی سے مستفیض ہوسکتا ہے وہ ایک ہی ہے۔ کیونکہ بدر کامل بھی ایک ہی ہوتا ہے۔ تو اس میں اسلام کی عزت ہی عزت ہے۔ ہتک نہیں۔ پھر چونکہ مجددین میں جزوی نبوت پائی جاتی ہے اور یہ سب کچھ آنحضرت صلعم کے فیض سے ہے اس لئے آپنے مختلف مدارج کے انبیاء لغوی معنوں کے لحاظ سے انہیں کہدیا اور یہ نہیں لکھا کہ مسیح موعودؑ بھی صرف لغوی معنوں میں نبی ہیں یعنی محدث ہاں چونکہ ہر نبی محدث ہوتا ہے اس لئے اس اعتبار سے اور مجدد ہونے کے لحاظ سے مسیح موعودؑ بھی اس گروہ میں شامل ہیں۔ فتدبر

مفتی محمد صادق صاحب کی نسبت یہ کہنا کہ وہ مسیح موعودؑ کو کامل نبی نہیں مانتے تھے نہایت ظلم ہے میں کئی سال انکی صحبت میں رہا۔ میں پورے یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ وہ بڑے یقین کے ساتھ مسیح موعودؑ کو زمرۂ انبیاء میں سمجھتے تھے اور ہم سے بڑھکر اپنی تحریر و تقریر میں آپکے لئے نبی کا لفظ بولا کرتے تھے۔ آپنے اگر ایسا مضمون چھاپا ہے جس میں لکھا تھا کہ مسیح موعودؑ صاحب **نبوۃ تامہ** نہیں یا اب جو نبی آئینگے وہ شریعت محمدیہ کے تابع اور جزوی نبی ہونگے۔ تو اس کے یہ معنے نہیں کہ مسیح موعودؑ ناقص نبی ہے۔ کیونکہ توضیح مرام میں حضرت اقدسؑ نے اپنی اصطلاح بیان فرمائی ہے کہ نبوۃ تامہ۔ وحی شریعت کی حامل ہوتی ہے پس جس نبوت کیساتھ شریعت نہ ہوگی وہ شریعت والی نبوۃ کے مقابل پر جزوی ہوگی۔ ورنہ اپنی ذات میں جزوی یا ناقص نہیں۔ اور مولوی شبلی کو بھی مفتی صاحب نے اس کے مسلمات سے قائل کیا ہے۔ اور یہ حرف منوانے کا ایک طریق تھا کہ مقابل کی زبان سے وہ کہلوا دیا جس کے آپ قائل تھے۔ تاہم جب حضرت خلیفہ اولؓ کے سامنے آپ نے یہ واقعہ بیان کیا تو آپنے اسے پسند نہیں کیا۔

غرض تمام بزرگوں کا وہی مذہب تھا جو اب ہم سب کا ہے آپ نے ہی اے مولوی محمد علی صاحب اپنا عقیدہ چھوڑا اور اب عض الانامل کے بدوں کوئی چارہ نہیں۔ (اکمل)

مختصر نوٹ

(اکمل)

فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ

سیالکوٹ کا ایک شخص حافظ محمد شفیع نام بیعت سے مرتد ہوا تو پیغام میں اس کا ذکر خدا جانے کیوں اتنی بڑی مسرت سے کیا گیا۔ ہم جانتے ہیں کہ وہ بیچارہ مدت سے مالی ابتلا میں تھا جیسے کہ غیر مبائعین کہنے والے نے ایک رمضان میں اسے وزیرآباد کے شیخوں سے اسٹریلو میں کرلی وہاں حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی کی جا کی خالی کے سبز باغ دیکھکر اس نے مناسب سمجھا ہے کہ حق سے دستبردار ہو۔ اس میں ہمارا کیا نقصان ہوا آگے وہ کونسی خدمت احمدیت بجا لارہا تھا جس میں حرج واقع ہوگا۔ ذلتم قد خرجوا انّ اللہ دنیا کو دین پر مقدم کرنیوالا دیکھیگا۔ کہ اس کی عیش پہلے سے کس قدر زیادہ منغص ہوتی ہے۔ اور ثواب سے محرومی علاوہ۔ ہمیں تو اللہ کے وعدے پر بھروسہ ہے جو درج عنوان ہے۔

بڑا بول

سلسلہ احمدیہ کا نادان گمراہ دیدہ دہن دوست لکھتا ہے کہ جب حضرت اقدسؑ نے سلسلہ احمدیہ کے اہم مسائل پر تقریریں فرمائیں تو ان دنوں میں حضرت میاں صاحب سیر و شکار میں مصروف رہتے تھے انہیں مسیح موعودؑ کے عقائد کا علم نہیں ہوسکتا اے شوخ دیدہ انسان الحیاء من الایمان یاد کر۔ خدا کے نبی کے لخت جگر کو جو دن رات اپنے مقدس والد کے حضور رہنے کا موقعہ رکھتا ہو اسے تو بیخبر کہا جائے اور جو وہاں موجود ہی تھا۔ (محمد علی) اسے ان اہم مسائل پر تقریریں سننے والا بتایا جائے پھر کیا تجھے معلوم ہے کہ وہ تمام تقریریں بذریعہ تحریر ضبط

دعوت الی الخیر

بنگال میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ بنصرہٖ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

ہم لوگ ۱۱ و ۱۲ ستمبر کو تبلیغ کی غرض سے (ناٹور) ضلع راجشاہی چلے گئے تھے کل ۱۳ ستمبر کو واپس آئے بفضلہ تعالےٰ تبلیغ کا سلسلہ اچھی طرح جاری رہا۔ مولوی محمد سلیمان صاحب بی۔ اے اسسٹنٹ انسپکٹر اسکول کو پوری طرح تبلیغ کی انہوں نے سلسلہ حقہ کی سچائی اور معقولیت کا اقرار کیا۔ اور کہا جس طرح آپ لوگ احسن طریقہ سے اسلام اور قرآن پاک کو پیش کرتے ہیں آہستہ آہستہ کر کے زمانہ ان سب باتوں کو مانیگا۔ گو لوگ یہ بھی کہدیں کہ کسی خاص شخص کے ماننے یا اس کی بیعت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے کہا کہ اللہ تعالےٰ کا کوئی کام لغو نہیں ہوتا کسی نبی یا رسول یا خلیفہ یا امام کو صرف حکمت اور دانائی کی باتیں بتانے کے لئے نہیں بھیجتا بلکہ اس پر عمل کرانے کے لئے بھی یعنی خدا کے مامور کا دوسرا کام تزکیہ کرانا ہوتا ہے۔ اور یہ بغیر اس کے قبول کرنے اس کے ہاتھ پر بیعت اور اس کی دعاؤں سے فیض وبرکت حاصل کرنے کے حاصل ہونا ممکن نہیں۔ علاوہ اس کے بیعت کرنیکا ایک اور فائدہ بھی ہے جس کو اللہ تعالےٰ نعمتوں میں شمار کرتا ہے یعنی اتفاق واتحاد یا اخوت جس کی وجہ سے سوشیل زندگی بھی مکمل اور مضبوط اور طمانیت بخش ہو جاتی ہے۔ پس قومی ترقی یا یوں کہا جائے کہ امن کی زندگی موقوف ہے کہ ایک امام یا خلیفہ کی بیعت پر اور امامت یا خلافت موقوف ہے اللہ تعالےٰ کی عنایت پر یوتیہ من یشآء۔ دنیا میں اور بھی نظر فریب ترقیاں ہیں اور نفاق آمیز اتحاد ہے۔ مگر وہ سچا اتفاق واتحاد جس کا ہر پہلو اور ظاہر و باطن دونوں ایک ہی رنگ سے رنگین اور ایک ہی روشنی سے منور ہو وہ بغیر ایک امام یا خلیفہ کی بیعت اطاعت کے ممکن نہیں۔

پھر میں نے جناب خوندکار احمد حسین صاحب کو بھی تبلیغ کی یہ صاحب [illegible] ابوالہاشم خانصاحب کے ماموں ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ ان پر تبلیغ کا بہت اثر ہوا یہ سلسلہ کے بہت قریب آگئے ہیں بیعت کرنے میں بھی انکو عذر نہیں ہے انکا ارادہ ہے انشاء اللہ تعالےٰ اسی اکتوبر کی تعطیل میں جو چند احباب یہاں سے حضور اقدس کی قدم بوسی کو جانے والے ہیں انہی کے ساتھ حضور اقدس کی خدمت میں پہونچکر شرف بیعت حاصل کریں۔ اللہ تعالےٰ انکو توفیق اور ارادہ میں مضبوطی دے۔

ناٹور ہی میں ایک مولوی محمد قاسم مدرس مدرسہ سے قریباً دو ڈہائی گھنٹہ تک چند آدمیوں کے سامنے گفتگو ہوئی۔ انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات مثلاً۔ انت منی وانا منک۔ انت منی بمنزلۃ ولدی۔ انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی۔ وغیرہ چار اعتراض کئے۔ جواب معقول پانے پر وہ خلط بحث کی غرض سے بیچ میں اور اور باتیں چھیڑتے رہے تب میں نے کہا مولوی صاحب ایک ایک بات کا فیصلہ کرتے جائیے۔ خلط بحث اچھا نہیں آپ کے سوالوں کے جوابات میں نے دیئے انکے معقول ہونیکا صاف اقرار کیجئے یا کہئے تو میں اور بھی کھول کھول کر مکرر سہ کرر جواب دوں۔ مجبوراً مولوی صاحب نے اقرار کیا کہ ہاں جواب معقول ہے تب میں نے کہا کہ اب آپ وعدہ کریں کہ پھر کبھی کسی کے سامنے آپ ان الہامات کو اعتراض کے رنگ میں پیش کرینگے مولوی صاحب نے ایسا ہی وعدہ کیا۔ خدا کرے وہ اپنے اقرار اور وعدہ پر قائم رہیں۔ مولوی صاحب نے اس کے بعد کہا کہ آپکے مرزا صاحب کا ایک الہام یہ بھی ہے۔ یحمدک اللہ من عرشہ۔ ایسا الہام رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو بھی نہیں ہوا۔ تب میں نے کہا کہ میرا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ جو جو الہام یا وحی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کو ہوا وہ سب کا سب اور بعینہٖ انہی الفاظ اور اسی صیغہ میں ہمارے حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام کو ہوا ہے اور نہ یہ ہر موقعہ پر ضرور ہے کہ جو الہام ایک نبی کو ہو وہ ہر نبی کو ہو۔ اگر آپ کا مطلب اس سے یہ ہے کہ معاذ اللہ منہا اس سے رسول عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان کی توہین ہوتی ہے تو یہ آپ کی کمی تدبر کا نتیجہ ہے۔

ہمارے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چند بار یہ بھی الہام کیا ہے کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علم وتعلم۔ پس اگر اللہ تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعریف عرش سے کرتا ہے۔ تو اس میں سب سے بڑھکر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف بھی داخل ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے ہی تو کہدیا ہے کہ ہر ایک برکت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہے۔ پس عرش سے تعریف کی برکت بھی اسی استاد کے برکت اور طفیل سے ہے جس کے وسیلہ سے وہ اس لائق ہوا کہ اللہ تعالیٰ عرش سے اس کی تعریف کرے۔ تب مولوی صاحب نے کہا کہ حمد کا استعمال محاورہ عام میں خاص اللہ تعالےٰ کے لئے ہے۔ میں نے کہا کہ محاورہ کا استعمال ہم انسانوں کے لئے ہو سکتا ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ انسانی محاورہ کا پابند نہیں اس نے کہیں نہیں کہا کہ میں اپنے بندہ کی حمد نہیں کرتا ہوں۔ یا نہیں کرونگا۔ اور پھر غور کریں عزت۔ مرتبہ۔ بزرگی۔ جلالت۔ رفعت۔ قربت وغیرہ کا انتہائی مرتبہ یعنی حمد کا انتہائی مقام ہی اللہ تعالےٰ نے حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کو آنجناب کو الہام میں دیا ہے جیسا کہ الہام کیا۔ یبعثک ربک مقاماً محموداً۔ پس کیا محمود کا لفظ حمد سے نہیں نکلا اور کیا اللہ تعالےٰ ہی نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں کہا۔ پھر کیا الفاظ محمدؐ احمدؐ محمود حامد حمد ہی سے نہیں ہے؟ اور یہ سب آنجناب صلے اللہ علیہ وسلم کے نام نہیں۔ مولوی صاحب خاموش ہو گئے۔

آج ۱۴ ستمبر کو ہم لوگ کم از کم ایک ماہ کے لئے مختلف مقامات پر دورہ کرنے جاتے ہیں۔ دریا کی طغیانی سے اگر کچھ جسمانی تکلیف ہوتی ہے تو ایک فائدہ بھی ہوا ہے وہ یہ کہ ایسے مقامات پر جہاں تبلیغ کے لئے جاتے ہیں دقت تھی اور مشکل تھا سیلاب نے کشتی کے ذریعہ ان مقامات پر پہونچنے میں آسانی پیدا کر دی ہے۔ فالحمد للہ

حضور اقدس ہمارے لئے دعاء فرماویں۔

حضور اقدس کا ادنیٰ خادم خلیل احمد۔ بنگال

احمدی موٹر ڈرائیور دہلی میں ایک احمدی نوجوان موٹر ڈرائیوری کا کام جانتا ہے اور لائسنس سند یافتہ ہے احباب اس کی ملازمت کا کہیں بندوبست کرا سکیں تو اس میں جلد تبلیغ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں خط و کتابت سکیرٹری انجمن احمدیہ دہلی سے ہو

دعوت الی الخیر
(۲)

پنجاب میں

دوسری چٹھی از سنور - مرسلہ اخویم مکرم میر قاسم علی صاحب بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ۔ جمعہ کے روز کی کیفیت سابقہ عریضہ میں گذارش کر چکا ہوں۔ جلسہ جمعہ کی کیفیت یہ رہی کہ خدا کے فضل سے ۴ بجے اس غلام کا لیکچر شروع ہو کر سات بجے تک ہا جو صداقت اسلام پر تھا۔ سامعین کی تعداد امید سے بڑھ کر تھی۔ فریق مخالف نے پوری کوشش سے لوگوں کو شریک جلسہ ہونے سے روکا تھا مگر جلسہ گاہ میں بکثرت لوگ جمع ہو گئے جماعت سنور نے باضابطہ اجازت لیتے وقت حسب منشار حکام واعظین کے نام مفتی صاحب - مولوی سید سرور شاہ صاحب حافظ صاحب درخواست میں لکھوائے تھے۔ اور انکے وعظ کی اجازت باوخال بلکہ حفظ امن تعدادی دو صد روپیہ حاصل کر لی تھی۔ شنبہ کا لیکچر بھی جو ۴ بجے سے تھا بڑی تائید و نصرت کے ساتھ ہوا۔ اور پہلے دن سے اس روز ہجوم عام تھا۔ پٹیالہ سے معقول تعداد غیر احمدی تعلیم یافتہ پارٹی کی آگئی تھی۔ لیکچر بخیریت ختم ہوا۔ اسی روز ثناء اللہ بھی آگیا۔ اور اس کے وعظ کی اجازت بھی فریق ثانی نے باوخال بلکہ دو صد حاصل کر لی۔ اسنے بھی لیکچر دیا مگر اپنی عادت کے مطابق بعض چیخ پکار کر کے گویاں یہ رائے ظاہر کی کہ ثناء اللہ .. .. آدمی ہے۔ اور احمدی واعظ نہایت قابل اور حامی اسلام اور وسیع معلومات والے ہیں یعنی حشمت اللہ مخالف نے بھی کہدیا کہ ثناء اللہ کو علم نہیں محض نامعقول بیان کرنیوالا آدمی ہے یہ حضور کی دعاؤں کا اثر ہے یہاں بھی بہت کثرت سے دعائیں کی جاتی ہیں۔ یکشنبہ کی شب کو حافظ صاحب کا لیکچر ہوا جسمیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی حقیقت مفصل طور پر بتائی۔ مجمع خاص تھا۔ لیکچر نہایت شاندار پر از معارف عام فہم فضائل سید المرسلین پر حاوی تھا۔ ۱۲ بجے تک رہا۔ آج یکشنبہ کو صبح خاتم النبیین پر ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک لیکچر رہا۔ تعداد سامعین مخالفین کے آنے سے خاصی ہو گئی قصبہ سنور میں عام چرچا احمدیت کی فضیلت کا ہونے لگا اور ثناء اللہ کو خدا نے اسکی اپنی کرتوت سے ہی ذلیل کر دیا۔ ہمنے اسکی طرف توجہ بھی نہیں کی۔ اب ۴ بجے ہیں اور پہلا لیکچر قاضی صاحب کا اور پھر میرا ہوگا۔ جسمیں خالص تبلیغ احمدیت ہوگی۔ وفات مسیح۔ صداقت مسیح موعودؑ۔ اور کل صبح انشاء اللہ پٹیالہ چلے جائینگے۔ وہاں پر دو یوم کی منظوری لیکر انتظام لیکچروں کا ہو چکا ہے۔ والسلام

۲۶ - ستمبر ۱۹۱۵ء

تیسری چٹھی از پٹیالہ

الحمد للہ علیٰ احسانہٖ کہ حضور کی دعاؤں سے جلسہ سنور بخیر وخوبی کل شام کو ختم ہوا۔ ۴ بجے سے ۵ بجے تک قاضی صاحب اور اس کے بعد عاجز غلام کا لیکچر ہوا وفات مسیح وصداقت مسیح موعود پر۔ پٹیالہ سے اچھی تعداد میں غیر احمدی آگئے تھے۔ اور قصبہ کے لوگ بھی موجود تھے۔ تعداد سامعین معقول تھی۔ ان جلسوں میں ۲ سے پانچ سو تک تعداد حاضرین ہوتی تھی۔ تبلیغ بھی خدا کے فضل سے ہوئی اور خوب ہوئی ثناء اللہ کے لیکچروں کے ساتھ بھی مقابلہ و موازنہ سامعین نے کیا۔ اور خدا کے فضل سے ہماری کامیابی اور ثناء اللہ کی ذلت اسکی اپنی تقریروں سے ہو گئی۔ مرتد ڈاکٹر نہیں آیا حالانکہ اُسکے آنے کا اور لیکچر دینے کا مخالفین نے اشتہار دیا تھا۔ فریقین کے جلسے ختم ہو گئے۔ اور آج صبح حضور کے غلام پٹیالہ پہنچ گئے۔ یہاں جماعت نے بڑی کوشش سے شاندار جلسہ کا اہتمام کیا ہے مگر یہاں پہنچتے ہی بارش شروع ہو گئی ہے۔ اور جس میدان میں جلسہ کا انتظام تھا وہاں پانی بھر گیا اسلئے آج شب کو کسی دوسری جگہ لیکچر ہوگا۔ اور پھر کل اور پرسوں ۲۸ - ۲۹ ستمبر کو مشتہرہ جلسہ پروگرام شائع شدہ کے مطابق ہوگا کیونکہ اس وقت کہ شام کے پانچ بجے ہیں بارش بند ہو گئی ہے نیز وہاں کے لئے انتظام جدید بھی کیا ہے۔ حضور دعا فرمادیں یا اشتہار خوب ہُوا ہے اور زبانی دعوتیں بھی دی ہیں۔ پٹیالہ میں مرہم عیسیٰ بھی پرسوں سے آیا ہوا ہے۔ اور ہمارے قریب کے مکان میں مولوی عبد اللہ پروفیسر کے پاس ٹھہرا ہوا ہے۔ حضور کے غلام بابو کرم الٰہی صاحب کورٹ انسپکٹر سلمہ کے مکان پر مقیم ہیں۔ ہمارے پٹیالہ پہنچتے ہی مولوی عبد اللہ مذکور کا ایک رقعہ بنام جماعت احمدیہ پٹیالہ بدیں مضمون صادر ہُوا کہ مرہم عیسیٰ سے اگر مسئلہ نبوت مسیح موعود سمجھ لو یہ پرچے یہاں کے بعض احباب کے نام پہنچے ہیں جن کا جواب یہ دیا گیا ہے۔ کہ خدا کے فضل سے ہم میں سے کسی کو سمجھنے کی ضرورت نہیں ہم قول الفصل اور حقیقۃ النبوۃ سے سب کچھ مفصل سمجھ چکے ہیں البتہ اگر تمہیں سمجھنے کی ضرورت ہو تو ہمارے علماء تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپ آکر اپنے شبہات پیش کر کے دور کر لیں۔ بنوڑ سے بھی احباب نے محمد عمر خانصاحب نمبردار کو بھیجا، اور وہ بھی دو یوم کیواسطے جلسہ کا انتظام کر چکے ہیں اور انکی خواہش ہے کہ ہم تینوں غلام بنوڑ چلیں چونکہ بنوڑ راجپورہ سے ۲ کوس کے فاصلہ پر ہے۔ اور سڑک پختہ ہے۔ اسلئے مشورہ کیا ہے کہ تینوں غلام وہاں جاکر بھی تبلیغ کریں۔ بنابریں ۳۰ - ستمبر و یکم اکتوبر کے لئے بنوڑ جائینگے۔ اور ۲ - اکتوبر کو انشاء اللہ واپس حاضر حضور ہونگے

۲۷ ستمبر ۱۹۱۵ء

چوتھی چٹھی

از بنوڑ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ آج جلسہ پٹیالہ سے فائز المرام واپس آکر بنوڑ پہونچے یہاں آج اور کل جمعہ دو دن لیکچر ہونگے۔ اور ان شاء اللہ ہفتہ کی صبح کو راجپورہ سے جانب دار الامان روانہ ہو جائینگے۔

پٹیالہ میں دو جگہ مندرجہ ذیل تقریریں ہوئیں۔ کلمہ شریف کی حقیقت اسلام کی فضیلت ۔ مسیح موعودؑ کی صداقت پر حافظ صاحب سلمہ کے اور ناسخ و منسوخ وفات مسیح پر غلام کے لیکچر ہوئے۔ تعداد سامعین جن میں سکھ۔ ہندو۔ عیسائی اور بہت سے غیر احمدی شامل تھے تین سے چھ سات سو تک رہی۔ تبلیغ حضور کی دعا سے خوب ہوئی بڑے امن سے ہر ایک لیکچر کو لوگوں نے سنا۔ ثناء اللہ صرف سنور سے واپسی پر ایک شب رہکر اور اناپ شناپ کچھ کہکر امرتسر چلدیا۔ اسکے بجائے مرہم عیسیٰ نے چاہا کہ جلسہ کر کے مسیح موعود کی نبوت سے انکار وغیرہ بیان کیا جائے آخر کار کل بدھ کو ایک مطبوعہ اشتہار شایع کیا اس کا لیکچر مولوی عبد اللہ پیامی کے مکان پر ہوا۔ تعداد سامعین نہایت قلیل تھی ایک وکیل صاحب جو شیعہ ہیں اور ان کا نام ہادی علی ہے وہ اس کے لیکچر کو سنکر پھر ہمارے جلسہ میں شامل ہوئے اس سے پہلے بھی وہ ہماری تقریریں سن چکے تھے اور پرائیویٹ طور پر بھی مکان پر ملاقات کیلئے ہر روز آتے اور دو تین گھنٹے باتیں کر کے جاتے تھے انہوں نے کہا کہ لاہوری مولوی تو ناخواندہ مولوی ہے جو صرف مرزا صاحب کی تحریر سنا کر بیان کرتا ہے کہ مرزا صاحب نے کوئی دعویٰ نبوت نہیں کیا آج بنوڑ پونے ایک بجے کی ڈاک سے ایک پیکٹ لاہوریوں کا بنام اخویم محمد عمر خانصاحب زمیندار احمدی پہونچا جس میں دو ٹریکٹ ہیں ایک خواجہ کا انکشاف دوسرا محمد علی کا تبدیلی عقائد اور خانصاحب فرماتے ہیں کہ وہ ہمیشہ اپنے ایسے نامعقول پمفلٹ میرے نام بھیجتے رہتے ہیں جن کو میں کم پڑھتا ہوں۔ والسلام ۔ ۳۰ ستمبر ۔